پہلا باب

کانوں تک ہاتھ اٹھانا

نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ مگر وہابی غیر مقلد عورتوں کی طرح کندھوں تک انگوٹھے چھوکر ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ لہذا ہم اس باب کی دو فصلیں کرتے ہیں۔ پہلی فصل میں اپنے حنفیوں کے دلائل۔ دوسری فصل میں غیر مقلدوں کے اعتراضات و جوابات۔ رب تعالیٰ قبول فرمائے۔

پہلی فصل

کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی بہت سی احادیث ہیں جن میں سے ہم چند پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱ تا ۳:۔ بخاری۔ مسلم۔ طحاوی نے مالک ابن حویرث سے روایت کی۔

کان النبی ﷺ اذا کبر رفع یدیه حتی یحاذی اذنیه وفی لفظ حتی یحاذی بهما فروع اذنیه۔

ترجمہ: حضور ﷺ جب تکبیر فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کانوں تک اٹھاتے دیگر الفاظ یہ ہیں کہ کانوں کی لوتک اٹھاتے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۹۳ رقم الحدیث ۳۹۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت وفی نسخۃ ج ۱ ص ۱۶۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۷۹ رقم الحدیث ۸۵۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱۲ رقم الحدیث ۲۴۲۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (معرفۃ السنن والآثار بیہقی ج ۱ ص ۴۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۴:۔ ابوداؤد شریف میں حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رایت رسول اللہ ﷺ اذ افتح الصلوۃ رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثم لا یعود۔

ترجمہ: میں نے حضور کو دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کان کے قریب تک اٹھاتے۔ پھر رفع یدین نہ فرماتے۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱۳ رقم الحدیث ۲۴۴۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (سنن الدار قطنی ج ۱ ص ۲۹۳ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

حدیث نمبر ۵:۔ مسلم شریف نے حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

انه رای النبی ﷺ رفع یدیه حین دخل فی الصلوۃ کبر قال احد الرواۃ حیال اذنیه ثم التحف بثوبه۔

ترجمہ: انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ حضور جب نماز میں داخل ہوتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ ایک راوی نے فرمایا کہ اپنے کانوں کے مقابل پھر کپڑے میں ہاتھ چھپا لیتے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۱ رقم الحدیث ۴۰۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت وفی نسخۃ ج ۱ ص ۱۷۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر ۶ تا ۸:۔ بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی۔

ان مالك ابن حویرث رای النبی ﷺ یرفع یدیه اذا کبر و اذا رفع راسه من الرکوع حتی یبلغ فروع اذنیه۔

ترجمہ: مالک ابن حویرث نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہاتھ شریف اٹھاتے تھے جب تکبیر تحریمہ فرماتے اور جب رکوع سے سر شریف اٹھاتے یہاں تک کہ ہاتھ کانوں کی لوتک پہنچ جاتے۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی باب رفع الیدین حیال الاذنین ج ۲ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۸۸۰ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)

حدیث نمبر ۹ تا ۱۲:۔ امام احمد۔ اسماۃ ابن راہویہ۔ دارقطنی۔ طحاوی نے براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

كان رسول الله ﷺ اذا صلى رفع يديه حتى تكون ابها ماه حذاء اذنيه۔

ترجمہ: جب نبی ﷺ نماز پڑھتے تو یہاں تک ہاتھ شریف اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کے مقابل ہو جاتے۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۳۰۲ مطبوعہ موسسہ قرطبہ مصر)، (سنن الدار قطنی ج ۱ ص ۲۹۳ رقم الحدیث ۱۸ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)، (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۱۳ تا ۱۵:۔ حاکم نے مستدرک میں دارقطنی اور بیہقی نے نہایت صحیح اسناد سے جو بشرط مسلم و بخاری ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

رايت رسول الله ﷺ كبر حتى حاذى بابهاميه اذنيه۔

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہی اور اپنے انگوٹھے اپنے کانوں کے مقابل کر دیئے۔

(مستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)، (سنن الدار قطنی ج ۱ ص ۳۰۰ رقم الحدیث ۱۲ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۹۹ رقم الحدیث ۲۴۶۴ مطبوعہ مکتبہ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

حدیث نمبر ۱۶ تا ۱۷:۔ عبد الرزاق اور طحاوی نے حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

كان النبى ﷺ اذا كبر لافتتاح الصلوة رفع يديه حتى يكون ابهاماه قريباً من شمحة اذنيه۔

ترجمہ: جب نبی ﷺ نماز شروع فرمانے کے لئے تکبیر فرماتے تو یہاں تک ہاتھ شریف اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی گدیہ کے مقابل ہو جاتے۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۷۰ رقم الحدیث ۲۵۳۰ مطبوعہ کتب الاسلامی بیروت)، (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۱۸:۔ ابوداؤد نے حضرت وائل ابن حجر سے روایت کی۔

ان النبى ﷺ رفع يديه حتى كانت بحيال منكبيه وحاذى بابهاميه اذنيه۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ہاتھ مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہاتھ شریف تو کندھوں کے اور انگوٹھے کانوں کے مقابل ہو گئے۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۲ رقم الحدیث ۷۲۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۶۔۳۱۷ مطبوعہ موسسہ قرطبہ مصر)، (سنن النسائی باب رفع الیدین حیال الاذنین ج ۲ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۸۷۹ مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب) (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج ۱ ص ۴۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۱۹:۔ دارقطنی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

انه راى النبى ﷺ حين افتتح رفع يديه حتى حاذى بهما اذنيه ثم لم يعد الى شئى من ذلك حتى فرغ من صلوته۔

ترجمہ: انہوں نے حضور کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے مقابل فرما دیا۔ پھر نماز سے فراغت تک ہاتھ نہ اٹھائے۔

(سنن الدار قطنی ج ۱ ص ۲۹۳ رقم الحدیث ۲۱ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

حدیث نمبر ۲۰:۔ طحاوی شریف نے ابو حمید ساعدی سے روایت کی۔

انه كان يقول لاصحاب رسول الله ﷺ انا اعلمكم بصلوة رسول الله ﷺ كان اذا قام الى الصلوة كبرو رفع يديه حذاء وجهه۔

ترجمہ: وہ حضور ﷺ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ تم سب سے زیادہ حضور ﷺ کی نماز کو میں جانتا ہوں آپ جب کھڑے ہوتے نماز میں تو تکبیر فرماتے اور اپنے ہاتھ مبارک چہرے شریف کے مقابل تک اٹھاتے۔

(شرح معانی الآثار باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوۃ الی این یبلغ بہما ج ۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی اور بہت سی احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔صرف بیس حدیثوں پر کفایت کرتا ہوں۔اگر زیادہ مطلوب ہوں تو کتب احادیث خصوصاً صحیح البہاری شریف کا مطالعہ کرو کہ اس جیسی کتاب حنفی مذہب کی تائید میں احادیث کی جامع آج تک نہ دیکھی گئی۔

عقلی دلائل:۔ عقل بھی چاہتی ہے کہ نماز شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں کیونکہ نمازی نماز شروع کرتے وقت عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔اور دنیاوی جھگڑوں سے بیزار و بے تعلق ہوتا ہے کھانا پینا بولنا ادھر ادھر دیکھنا سب کو اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے۔گویا دنیا سے نکل کر عالم بالا کی سیر کرتا ہے۔اور عرف میں جب کسی چیز سے توبہ یا بیزاری کرتے ہیں تو کانوں پر ہاتھ رکھ کر دنیا سے بیزار ہوتا ہے۔ایسے موقعہ پر کندھے پکڑنا بالکل ہی خلاف عقل ہے۔جیسے سجدے میں مسلمان زبان سے تو رب تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اقرار کرتا ہے اور سر زمین پر رکھ کر اپنے عجز و نیاز کا اظہار ایسے ہی شروع نماز کے وقت ایک جز کا اقرار زبان سے ہے۔دوسری جز کا اظہار عمل ہے۔

حاشیہ ......☆

امام حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ روایت کرتے ہیں۔

عن حمید بن هلال قال حدثنی من سمع الاعرابی قال رایت النبی ﷺ یصلی قال فرفع راسه من الرکوع ورفع کفیه حتی حاذتا او بلغتا فروع اذنیه۔ رواه احمد۔

ترجمہ: حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے ایک اعرابی سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضور ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔
(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب رفع الیدین فی الصلاۃ ج ۲ ص ۱۰۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

امام حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ روایت کرتے ہیں۔

عن الحکم بن عمیر قال کان رسول الله ﷺ یعلمنا اذا قمتم الی الصلوۃ فارفعوا ایدیکم ولا تخالفوا آذانکم...... رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه یحیی بن یعلی الاسلمی وهو ضعیف۔

ترجمہ: حضرت حکم بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ۔اس حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ضعیف ہے۔
(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب رفع الیدین فی الصلاۃ ج ۲ ص ۱۰۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابن ادریس عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن وائل بن حجر قال قدمت المدینة فقلت لانظرن الی صلاۃ النبی ﷺ قال فکبر ورفع یدیه حتی رایت ابهامیه قریبا من الیسری۔

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور میں نے سوچا کہ میں نبی ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا آپ نے اللہ اکبر کہا اور ہاتھ اٹھائے میں نے دیکھا آپ کے انگوٹھے کانوں کے قریب تھے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۲۴۱۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا جریر عن مغیرة عن ابراهیم قال لایجاوز اذنیه بیدیه فی الافتتاح۔

ترجمہ: ابراہیم کہتے ہیں کہ تکبیر افتتاح میں کانوں تک ہی ہاتھ اٹھائے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۲۴۱۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

دوسری فصل

اس مسئلہ پر اعتراض وجواب میں

غیر مقلدین کے پاس اس مسئلہ پر دو اعتراض ہیں جو ہر جگہ پیش کرتے ہیں۔

اعتراض ...... مسلم و بخاری نے حضرت ابو حمید ساعدی سے ایک طویل حدیث نقل کی جس میں الفاظ یہ ہیں۔

اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه۔

ترجمہ: حضور ﷺ جب تکبیر فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کندھوں کے مقابل کرتے تھے۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۱۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

انہی مسلم و بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ نقل کئے۔

ان رسول الله ﷺ كان يرفع يديه حذو منكبيه۔

حاشیہ ......☆

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عبدالرزاق عن داؤد بن ابراهيم قال رايت وهب بن منبه اذا كبر في الصلوة رفع يديه حتى تكونا حذو اذنيه۔

ترجمہ: داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ جب نماز میں اللہ اکبر کہتے تو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۶۹ رقم الحدیث ۲۵۲۴ مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا وكيع عن اسرائيل عن جابر عن ابي جعفر قال يجاوز اذنيه بيديه في الافتتاح۔

ترجمہ: ابوجعفر کہتے ہیں کہ رفع یدین کے وقت ہاتھوں کو کانوں سے متجاوز نہ کیا جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۲۴۱۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا اسحاق بن منصور وعبيدالله عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن ابي ميسرة قال كان اصحابنا اذا افتتحوا الصلوة رفعوا ايديهم الى آذانهم۔

ترجمہ: ابومیسرہ کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب جب رفع یدین کرتے تو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۲۴۱۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم متوفی ۱۸۲ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابيه عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال اذا كبر الرجل في افتتاح الصلوة رفع يديه ولم يجاوز بهما اذنيه۔

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب نمازی اللہ اکبر کہہ کہ نماز کو شروع کرے تو کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔

(کتاب الآثار ص ۲۱ رقم الحدیث ۱۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: نبی ﷺ اپنے ہاتھ مبارک اپنے کندھوں کے مقابل کرتے تھے۔

(صحیح البخاری باب رفع الیدین فی التکبیر ۃ الاولی مع الافتتاح سواء ج ۱ ص ۱۰۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی وفی نسخہ ج ۱ ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۷۰۲ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

یہ حدیث بہت اسنادوں سے مروی ہے معلوم ہوا کہ کندھوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور کانوں تک ہاتھ اٹھانا خلاف سنت۔

جواب:۔ یہ احادیث حنفیوں کے بالکل خلاف نہیں کیونکہ کانوں سے انگوٹھے لگنے میں ہاتھ کندھوں تک ہو جاویں گے۔ اور دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاوے گا۔ لیکن کندھوں تک انگوٹھے لگانے میں ان احادیث پر عمل نہ ہو سکے گا۔ جن میں کانوں تک کا ذکر ہے۔ حنفی مذہب دونوں قسم کی حدیثوں پر عمل کرتا ہے۔ وہابی مذہب ایک قسم کی حدیثیں چھوڑ دیتا ہے۔ لہذا حنفی جامع ہیں۔

بلکہ حدیث نمبر ۱۸ میں اس کی تصریح گزر گئی۔ کہ حضور انور ﷺ ہاتھ مبارک ایسے اٹھاتے تھے کہ ہاتھ تو کاندھوں تک ہوتے تھے اور انگوٹھے کانوں تک لہذا نہ احادیث متعارض ہیں نہ ان دونوں حدیثوں کا جمع کرنا مشکل صرف تمہاری سمجھ میں پھیر ہے۔

سارے غیر مقلدوں کو عام اعلان ہے کہ کوئی مرفوع حدیث ایسی دکھاؤ جس میں یہ ہو کہ حضور ﷺ اپنے انگوٹھے کاندھوں تک اٹھاتے تھے۔ جہاں کاندھوں کا ذکر ہے وہاں ہاتھ ارشاد ہوا اور جہاں کانوں کا ذکر ہے وہاں انگوٹھا فرمایا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ کاندھوں تک ہاتھ اسی طرح اٹھتے تھے کہ انگوٹھے کانوں تک پہنچ جاتے تھے۔

اعتراض ...... کانوں کی جتنی احادیث آپ نے پیش کیں۔ وہ سب ضعیف ہیں۔ لہذا قابل عمل نہیں۔

جواب:۔ اس کے چند جواب ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ وہابی غیر مقلد اپنی عادت سے مجبور ہیں کہ اپنے مخالف حدیثوں کو بلا وجہ ضعیف کہہ دیتے ہیں۔

(۲) دوسرے یہ کہ ہم نے اسی سلسلہ میں مسلم و بخاری کی احادیث بھی پیش کی ہیں۔ جن پر تمہارا پختہ ایمان ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ ضعیف حدیث جب کئی اسنادوں سے منقول ہو تو قوی اور حسن بن جاتی ہے۔ کمزور تنکے مل کر مضبوط رسی بن جاتے ہیں۔ تو کمزور اسنادیں متن حدیث کو قوی کیسے نہ کریں گی۔ دیکھو اسی کتاب کا مقدمہ۔

(۴) چوتھے یہ کہ ان احادیث پر امت کے علماء اولیاء صالحین نے عمل کیا ہے۔ امت کے عمل سے ضعیف حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

(۵) پانچویں یہ کہ اگر یہ احادیث ضعیف بھی ہوں تب بھی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جیسی ہستی کا اسے قبول کرنا ہی قوی بنا دے گا۔ کیونکہ عالم صالح کا قبول کر لینا ضعیف حدیث کو قوی کر دیتا ہے۔

(۶) چھٹے یہ کہ آپ کا ان احادیث کو ضعیف کہہ دینا جرح مجہول ہے جو کسی طرح قابل قبول نہیں کیونکہ اس میں وجہ ضعف نہ بتائی گئی کہ کیوں ضعیف ہے۔

(۷) ساتویں یہ کہ اگر محدثین کو یہ احادیث ضعیف ہو کر ملیں تو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر اس کا اثر نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کے وقت میں ضعیف راوی اسنادوں میں شامل ہی نہیں ہوئے تھے۔ بعد کا ضعف پہلے والوں کو مضر نہیں وہابیوں کے اس مایہ ناز اعتراض کے ٹکڑے اڑ گئے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

☆............☆